Research Journal Ulum-e-Islamia

Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum.e.Islamia/index

ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)

E-Mail: muloomi@iub.edu.pk Vol.No: 30,Issue:01 .(January-July) 2023

Published by:Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

کروناوباء کے انسانی رویوں پر اثرات اور قرآن وسنت کی روشنی میں ان کا سدباب

The effects of the Corona epidemic on human behavior and its prevention in the light of Qur'an and Sunnah

Dr. Muhammad Shahid

Incharge & Assistant Professor, Department of Hadith & Hadith Sciences,

Allama Iqbal Open University, Islamabad. https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

shahid_edu98@yahoo.com

Dr Hafiz Fareed Ud Din

Lecturer, NIMS College Bahawalpur

hfareeduddin@gmail.com

The coronavirus has affected human life in many ways, including socio-economic and psychological. Some precautionary measures have been taken by the WHO in view of the measures to be taken against this epidemic. One of those precautions was to keep a social distance. This precaution affected human behavior. Due to which the performance of social duties, worship and mercy was affected. People got into trouble.

Fear of the Corona epidemic has led to a tendency to Stock. The teaching and learning process was affected and the tendency of individualism began to grow among the people. There is a solution to these problems in the Qur'an and Sunnah. This article discusses the effects of corona virus on human behavior and with that discus the prevention of these attitudes in the light of Qur'an and Sunnah.

1. تعارف

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوتا ہے کہ اسلام اجتماعیت کا مذہب ہے اور تمام امور میں اجتماعیت کا قائل ہے۔ قرآن کریم نے عقائد میں اجتماعیت کا درس دیتے ہوئے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے۔ اسلامی عبادات کا بنیادی فلسفہ اجتماعیت کا ہی ہے ۔ نماز جیسی اہم عبادت کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں اس کے اجر ستائیس گنا تک بڑھا دیا گیا ہے[1]۔روزہ، حج اور زکوۃ بھی اجتماعیت کا مظہر ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ذکر کی گئی ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِي

فَرْدًا[2] اے میرے رب مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔ یہ دعا اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ انسان کو اجتماعیت کی ضرورت رہتی ہے۔ وہ امور کی انجام دہی میں اجتماعیت کا محتاج رہتا ہے۔ جیسے کھانا پینا، عیادت، تعزیت، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق سے متعلق احکام بھی اسی اجتماعیت کی عکاسی کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اپنے صحابہ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر ان کے بعد آنے والوں کی اور پھر ان سے متصل آنے والوں کی یعنی تبع تابعین کی۔ اس کے بعد جھوٹ رواج پکڑ جائے گا یہاں تک کہ قسم لئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بغیر گواہی طلب کئے لوگ گواہی دیں گے۔ خبر دار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے اس لئے کہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو «وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنْ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ» اور علیٰحد گی سے بچو کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لئے جماعت سے وابستگی لازمی ہے۔ جس کو نیکی سے خوشی ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مومن ہے[3]۔ تنہا آدمی پر شیطان کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں اور شیطان تنہا آدمی کے قریب ہوتا ہے۔ جتنے زیادہ آدمی ہوں گے اور جتنی بڑی جماعت ہو گی تو شیطان کا اثر ورسوخ ان پر اتنا ہی کم ہو گا۔

عصر حاضر میں اقوام عالم کو کروناوباء[4] نے لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اس وباء نے پوری دنیا کے معاملات بری طرح متاثر کیا ہے۔ ان میں معیشت، تعلیم، صحت، غذا اور میل جول کے معاملات شامل ہیں۔ اس وباء نے انسانیت کی اجتماعی زندگی کو متاثر کیا ہے اور کئی معاملات میں اس کو انفرادی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس مجبوری سے لاشعوری طور پر انسانی رویوں میں انفرادیت پسندی پروان چڑھنا شروع ہو گئی ہے۔ اس مقالہ میں کروناوباء کی وجہ سے پیدا ہونے والی انفرادیت پسندی کے اثرات اور ان کے ممکنہ سدباب کو زیر بحث لایا جائے گا۔

2. عبادت پر اثرات اور ان کا حل

جب ہم اسلام کے نظام عبادت کے فلسفہ پر غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کی عبادت کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے مسائل جان سکیں اور ان کے ممکنہ حل تک پہنچ سکیں۔ اس اجتماعیت کا اظہار نماز میں جماعت کی شکل میں، روزہ میں سحری اور افطاری کی شکل میں، حج میں مناسک حج کی ادائیگی کی شکل میں ہوتا ہے۔ مسلمان جب ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں تو ان میں قوت اور ہمدرد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور وہ ان مسائل کے حل کے لیے کوشاں ہو جاتے ہیں۔ کروناوبا نے جہاں زندگی کے دوسرے معاملات کو متاثر کیا ہے وہاں انسانی عادات پر بہت اثر ڈالا ہے۔ اس اثر میں نماز میں سستی، جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی کا عدم اہتمام، وقت پر نماز کی ادائیگی کا عدم اہتمام شامل ہیں۔

یہ وباء پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالی کی جانب سے ایک آزمائش ہے۔ اسوہ رسول کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ہمیں معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب کبھی بھی مشکل اور کڑا وقت آتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور اس مشکل کے حل کے لئے دعا فرماتے تھے۔ جس کے لیے واسطہ اور ذریعہ نماز کو بناتے تھے۔ سورج گرہن کا معاملہ ہو یا چاند گرہن کا، غزوات کا موقع ہو یا کوئی اور مشکل وقت ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز کی طرف متوجہ ہوتے اور اللہ تعالی سے مدد اور نصرت کی دعا فرماتے تھے۔

اس وبا کے تناظر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم عبادات سے دوری کی بجائے اس کا مزید اہتمام کریں۔ احتیاطی تدابیر اپنا نہ انتہا ضروری ہے۔ ان احتیاطی تدابیر کے ساتھ نماز کے وقت کی پابندی، نماز کا اہتمام، احتیاطی تدابیر کے ساتھ جماعت کا اہتمام، توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ جیسے امور شامل ہیں۔

3. نفسیات پر اثرات اور ان کا حل

کرونا وباء نے جہاں پر انسان کو اجتماعی طور پر متاثر کیا ہے وہیں پر انفرادی طور پر بھی انسان کو متاثر کیا ہے جن میں نفسیاتی اثرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں. احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے, حکومتی احکامات پر عمل کرنے, مرض کے خوف، بے کاری، بے روز گاری اور ضروریات کے پورانہ ہونے نے انفرادی طور پر انسان کو جھنجھلاہٹ، بے چینی، خوف، خود غرضی اور خود پرستی میں مبتلا کر دیا ہے۔ پھر انفرادی اثرات نے پورے معاشرے کو متاثر کیا ہے۔

انسان اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہو کر ان نفسیاتی اثرات کو دور کر سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ [5]

کہ دلوں کا اطمینان اللہ تعالی کے ذکر میں ہے

اسی طرح سنن ترمذی کی روایت میں ہے

عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ[6]

طفیل بن ابی بن کعب رض فرماتے ہیں کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔ صور کا وقت آ گیا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا پھر موت بھی اپنی سختیوں کے ساتھ آن پہنچی ہے ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں لہذا اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا اپنی عبادت کے وقت کا چوتھا حصہ مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو کر لو لیکن اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو لیکن اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس سے تمہاری تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مذکورہ تعلیمات سے نفسیاتی مسائل کا علاج معلوم ہوتا ہے جن کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح تعلیم و تعلم، دینی و علمی کتب کا مطالعہ، قرآن کریم کی تلاوت سے اپنے فارغ اوقات کو مصروف کیا جا سکتا ہے اور نفسیاتی مسائل سے بچا جا سکتا ہے۔

4. خاندانی امور پر اثرات اور ان کا حل

کرونا وباء نے خاندانی امور پر بھی بہت گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ ان امور میں شادی بیاہ، خوشی و غمی، باہمی

تعاون اور صلہ رحمی وغیرہ شامل ہیں۔ اسلام نے نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا حکم دیا ہے۔
چناچہ ارشاد باری تعالی ہے

فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ [7]

اور قرابت والے کو اس کا حق دو۔

سورۃ الروم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى [8]

اور مال باوجود اس کی محبت کے رشتہ داروں کو دے۔

حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنْ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ [9]

رشتہ داری رحمن سے ملی ہوئی شاخ ہے، چنانچہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تجھ سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

مذکورہ تعلیمات میں رشتہ داروں کی دیکھ بھال، ان کی خبر گیری اور ان کی مالی معاونت کا حکم دیا گیا ہے۔ وباء کی صورت حال کے پیش نظر حفاظتی تدابیر کے ساتھ رشتہ داروں کی معاونت کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے کیونکہ یہ قرب الٰہی کی ایک صورت ہے۔

5. تعلیم پر اثرات اور ان کا حل

قوموں کا عروج وزوال جن بنیادوں پر ہوتا ہے ان میں سے اہم ترین تعلیم ہے۔ جس قوم نے بھی تعلیم کے میدان میں جان فشانی سے کام لیا اور حصول واشاعت تعلیم کے لیے زیادہ سے زیادہ وسائل خرچ کیے زندگی کے تمام شعبوں میں قیادت کا سہرا ان ہی اقوام کے سر ٹھہرا ہے۔ اسلام میں تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے حتی کہ اس کے حصول کو فرض قرار دیا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے اور قرآن کریم کی تعلیم دینے والے کو سب سے بہتر انسان قرار دیا ہے۔ اسلام میں حصول علم کی حدود کو متعین نہیں کیا حتی کہ غیر مسلموں سے بھی اگر حصول علم کی کوئی صورت ممکن ہو تو اس کی بھی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی پہلی وحی ہی تعلیم سے متعلق ہے۔

کرونا وبا نے تعلیمی نظام پر بھی بہت گہرے اثرات مرتب کی ہیں۔ تعلیمی ادارے بند ہوگئے ہیں۔ مساجد مدارس خانقاہیں اور دیگر ذرائع تعلیم بہت حد تک متاثر ہوئے۔ تعلیم سے بے اعتنائی کا رجحان پیدا ہونے لگا ہے۔ مشکلات خواہ کتنی ہی ہو جائیں کوئی قوم تعلیمی عمل کو زیادہ دیر تک موقوف نہیں کر سکتی۔ البتہ احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اور غیر رسمی طریقہ اختیار کر کے تعلیمی عمل کو جاری رکھا جا سکتا ہے۔ اس میں اولین ذمہ داری والدین، ہمسایوں اور قریبی رشتہ داروں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ علم کی اشاعت کو قومی ذمہ داری سمجھیں اور اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ اسی طرح طلبہ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حصول علم کی ممکنہ صورتوں کو اپنائیں اور پوری ہمت اور لگن کے ساتھ اپنی تعلیمی ضروریات پوری کریں۔

6. معیشت پر اثرات اور ان کا حل

کسی بھی ملک کی ترقی کا دارومدار اس ملک کی معیشت پر ہوتا ہے۔ اگر معیشت مضبوط ہو تو وہ عروج حاصل کرتا ہے اور اس کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جاتا ہے اور اگر معیشت مضبوط نہ ہو تو اس ملک کے لئے اپنا وجود تک برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کرونا وباء نے

پوری دنیا کی معیشت کو بری طرح متاثر کیا ہے یہاں تک کہ کئی بڑے کاروبار بند ہو گئے اور ان میں کام کرنے والے افراد مکمل طور پر بے روزگار ہو گئے۔ اشیاء کی پیداوار اور ترسیل بری طرح سے متاثر ہوئی جس کا منطقی نتیجہ مہنگائی، ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ و صدقات کا نظام بھی متاثر ہوا۔ اس صورت حال نے انسان کو خود غرضی اور ذخیرہ اندوزی جیسے رجحانات میں مبتلا کر دیا ہے۔

اسلام جہاں دیگر شعبوں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے وہی پر معیشت کے بارے میں بھی مکمل طور پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام زکوٰۃ کو فرض قرار دیتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے

وَآتُوا الزَّكَاةَ [10]

اور تم زکوٰۃ ادا کرو۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت سے متعلق سنن ابن ماجہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

مَنْ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ [11]

جو شخص غلہ روک کر گراں نرخ پر مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جذام وافلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ایک اور روایت میں ارشاد ہے

«مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللَّهِ وَبَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ، وَأَيُّمَا أَهْلِ عَرْصَةٍ أَصْبَحَ فِيهِمُ امْرُؤٌ جَائِعًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ» [12]

جو شخص چالیس دن تک غذائی ضروریات کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری ہے اور جس خاندان میں ایک آدمی بھی بھوکا رہا اس خاندان سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔

مذکورہ تعلیمات میں مہنگائی ناجائز منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزی کو نہ صرف ممنوع قرار دیا ہے بلکہ ذخیرہ اندوز کی سزا بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور بھوک میں مبتلا کر دے گا۔ ان تعلیمات پر عمل کر کے موجودہ مشکل حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر تاجروں اور عوام کی اخلاقی تربیت کی جائے تا کہ قوم کی مشکلات آسان ہوں۔

7. معاشرت پر اثرات اور ان کا حل

کرونا وباء نے معاشرتی معاملات کو بھی متاثر کیا ہے۔ معاشرتی معاملات میں بھی انفرادیت کا رجحان پیدا ہوا۔ عدم مشاورت، مسلمان کے حقوق (عیادت، تعزیت، جنازہ میں شرکت، دعوت میں شرکت) کی ادائیگی میں سستی، انفرادی طور پر امور کی انجام دہی جیسے رجحانات پیدا ہوئے۔ یہ رجحانات کسی بھی معاشرہ کے بقاء اور امن و سکون کے لیے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ان رجحانات کا حل موجود ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ [13]

اور کام کرتے ہیں مشورے سے آپس کے۔

مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کچھ حقوق ہیں جن سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ [14]

مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا، دعوت کا قبول کرنا، چھینکنے والے کا جواب دینا۔

مذکورہ تعلیمات میں اجتماعیت کی ترغیب دی گئی ہے کہ امور کی انجام دہی میں اجتماعیت کو اختیار کیا جائے۔ اس سے انفرادی رجحان کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ وباء کی صورت حال کے پیش نظر احتیاطی تدابیر کو پیش نظر رکھا جائے۔

8. اجتماعیت پر اثرات اور ان کا حل:

اس وباء نے اجتماعیت کو متاثر کیا ہے جس کی وجہ سے انفرادیت کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ انفرادیت اور تنہائی کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے

"الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السَّوْءِ، وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ، وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ، وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ "[15]

برے ہم نشینوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہا بیٹھنا بہتر ہے اور تنہا بیٹھنے سے نیک ہم نشینوں کے ساتھ بیٹھنا بہتر ہے نیز چپ رہنے سے بھلائی کا سکھانا بہتر ہے برائی سکھانے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

ایک اور روایت میں انفرادی طور پر سفر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ [16]

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے کہ تنہائی میں کیا نقصان ہے تو کوئی مسافر رات کے وقت سفر نہ کرے۔

المعجم الاوسط کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے

وَلَا نَامَ رَجُلٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ[17]

اور کوئی شخص رات کو اکیلا نہ سوئے۔

مذکورہ تعلیمات میں تنہائی سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس کو انسان کے لیے نقصان دہ قرار دیا گیا ہے۔ تنہائی میں اس قدر نقصان ہے کہ اگر معلوم ہو جائے تو اکیلے امور سر انجام دینے ہر شخص احتراز کرے گا۔

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ[18]

جو مومن لوگوں سے میل جول رکھے اور ان کی ایذاء پر صبر کرے اسے زیادہ ثواب ہوتا ہے اس مومن کی بہ نسبت جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی ایذاء پر صبر نہ کرے۔

اس روایت میں بھی میل جول رکھنے کو انفرادیت پر ترجیح اور فضیلت دی گئی ہے۔

9. نتائج بحث

1. کورونا وباء نے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں جن میں اکثر منفی اثرات ہیں۔
2. دین اسلام اجتماعیت کا دین ہے جو تمام معاملات میں اجتماعیت کا درس دیتا ہے خواہ وہ معاشرتی ہوں، معاشی ہوں یا دینی ہوں۔
3. صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے اور قطع رحمی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

4. وباء اور مشکلات کے دوران سیرت طیبہ سے نماز اور دعا کی تعلیمات ملتی ہیں۔
5. اسلام ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق عائد کرتا ہے جن کی ادائیگی ضروری ہے۔
6. ذخیرہ اندوزی سے نہ صرف ممانعت کرتا ہے بلکہ اس عمل پر اللہ تعالیٰ کی براءت، بھوکے لوگوں کی ذمہ داری اور جذام اور افلاس جیسی وعیدات ذکر کی گئی ہیں۔
7. اسلام اجتماعیت کا درس دیتا ہے۔
8. انفرادیت وتنہائی میں رہنے سے ممانعت کرتا ہے حتی کہ اکیلے سفر کرنے اور رات کے وقت سونے سے ممانعت کرتا ہے۔

10. سفارشات

1. عبادات کی ادائیگی میں حفاظتی تدابیر کو اختیار کیا جائے۔
2. اذکار کی پابندی کی جائے۔
3. تعلیم کو قومی ودینی ذمہ داری سمجھ کر حاصل کیا جائے۔
4. تعلم کو قومی ودینی ذمہ داری سمجھ کر رضاکارانہ طور پر سرانجام دیا جائے۔
5. تجارت میں منافع کی شرح کو کم سے کم رکھا جائے۔
6. اشیاء خورد ونوش کو ذخیرہ نہ کیا جائے۔
7. زکوۃ وصدقات کی ادائیگی بروقت کی جائے۔
8. غرباء اور مریضوں کی مالی مدد کی جائے۔
9. تمام اہم معاملات میں مشاورت کی جائے۔
10. انفرادیت وتنہائی سے بچنا ضروری ہے اور اجتماعیت کی کوشش کی جائے۔

---

[1] بخاري، محمد بن إسماعيل، المتوفي(256ھ)، الجامع الصحيح، قديمي كتب خانہ مقابل آرام باغ كراچي، ط2، 1961ء، (1/ 89)، حدیث نمبر 609 –

Al-Bukhaari, Muhammad b. Isma'il, al-Mutawafi (256 A.H.), Al-Jami al-Saheeh, Al-Qadimi Kitab Khana, Arambagh Karachi, vol. 2, 1961, (1/89), Hadith No. 609

[2] الأنبياء:89

Al-Anbiyyah: 89

[3] الترمذي، محمد بن عیسی (المتوفي279ھ)، السنن، ایچ ایم سعید کمپني، ادب منزل پاکستان چوک کراچي، (2/ 39)، حدیث نمبر 2091 –

Al-Tirmidhi, Muhammad bin Aisi (279 AH), Al-Sunan, H.M. Sa'id Kamani, Adab Munzil Pakistan Chowk Karachi, (2/39), Hadith No. 2091.

---

[4] فروری 2020ء میں شروع ہونے والی اس وباء نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا اور اب تک اس سے متاثر ہونے والے افراد کی تعداد 101,458,805 ، اس سے ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد 2,184,712 ہے۔

This outbreak, which started in February 2020, gripped the whole world and so far the number of people affected by its, those were 101,458,805, the number of people killed by its, those were 2,184,712.

https://www.worldometers.info/coronavirus/ accessed on 28-01-2021

[5] الرعد: 28-

Al-Ra'd: 28

[6] ترمذي، محمد بن عيسي، السنن (2/ 72)، حديث نمبر 2381 -

At-Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Al-Sunan (2/72), Hadith No. 2381-

[7] الروم: 38

Al-Rum: 38

[8] البقرة: 177

Al-Baqarah: 177

[9] بخاري، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح (2/ 885)، حديث نمبر 5529 -

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jama'i al-Saheeh (2/885), Hadith No. 5529

[10] البقرة: 43

Al-Baqarah: 43

[11] ابن ماجة، محمد بن يزيد (المتوفي 273ھ)، السنن، قديمي كتب خانه مقابل آرام باغ كراچي، (ص: 156)، حديث نمبر 2146 -

Ibn Majah, Muhammad Ibn Yazid (died 273 AH), Al-Sunan, Qadi Kutab Khana opposite Aram Bagh Karachi, (p. 156), Hadith No. 2146-

[12] الحاكم، محمد بن عبد الله (م405ھ) المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 ھ، (2/ 14)، حديث نمبر 2165 -

Al-Hakim, Muhammad bin Abdullah (d. 405 AH) Al-Mustadraq Ala- al-Sahiheen, Dar al-Kutub al-Ilami, Beirut, Edition: Al-Awla, 1411 AH, (2/14), Hadith No. 2165-

[13] الشورى: 38

Al-Shura: 38

[14] بخاري، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح (1/ 166)، حديث نمبر 1164 -

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jaami Al-Saheeh (1/166), Hadith No. 1164-

[15] البيهقي، أحمد بن الحسين (م458ھ)، شعب الإيمان، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، الطبعة الأولى، 1410 ھ، (7/ 58)، حديث نمبر 4639 -

Al-Bayhaqi, Ahmad bin Al-Husayn (458 AH), Shab al-Iman, Maktabah al-Rashid for Publication and Distribution in Riyadh, First Edition, 1410 AH, (7/58), Hadith No. 4639-

[16] بخاري، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (1/ 421)، حدیث نمبر 2776 –

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jama'i al-Saheeh (1/421), Hadith No. 2776-

[17] الطبراني، سلیمان بن أحمد (م360ھ)، المعجم الأوسط، دار الحرمین، القاهرة، (7/ 244)، حدیث نمبر 7397 –

Al-Tabarani, Sulaiman ibn Ahmad (360 AH), Al-Mu'jam Al-Awsat, Dar al-Harameen, Cairo, (7/244), Hadith No. 7397-

[18] ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن (ص:292) حدیث نمبر 4022 –

Ibn Majah, Muhammad Ibn Yazid, Al-Sunan (p. 292) Hadith No. 4022